اردو اور غیر ملکی زبانیں

ڈاکٹر رفیق احمد

اردو دنیا کی اہم زبانوں میں سے سب سے کم عمر زبان ہے۔ اس کی تاریخ محض ڈیڑھ سو سال کی ہے - پھر بھی اس کے دامن میں جو خزینے ہیں، وہ قابل قدر اور ہمت افزا ہیں - اس پر مستزاد یہ کہ اسے اب تک کسی سیاسی طاقت کی سرپرستی حاصل نہیں رہی اور اسے بڑے بڑے خارزاروں سے گذرنا پڑا ہے اردو بلند افکار و معانی کے اظہار پر خاصی قدرت رکھتی ہے۔ نظم میں بھی اور نثر میں بھی - نظم میں میر، غالب اور اقبال صرف تین کا نام لینا کافی ہے - نثر میں موجودہ دور میں مولانا عبدالباری ندوی اور عثمانیہ یونیورسٹی کے میرولی الدین غیر مادی خیالات کو بڑے حسن و خوبی سے پیش کرتے رہے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود اردو ابھی اس معیار بلندی پر نہیں پہنچی کہ مستقبل کے تھپیڑوں کا مقابلہ کرسکے - خطرہ ہے کہ اگر اس کی حفاظت و سرپرستی نہ کی گئی تو یہ اپنا موجودہ معیار کھو بیٹھے گی اور اس طرح محض ایک عامی زبان بنکر رہ جائے گی - ایک مکتبۂ فکر یہ کہتا ہے کہ اردو حساب اور سائنس کے اعلی علوم کو پیش نہیں کرسکتی اور اس طرح موجودہ زمانہ کے تقاضوں کا ساتھ نہیں دے سکتی - اس کے برعکس ایک دوسرا مکتبۂ فکر یہ کہتا ہے کہ جس زبان کو عربی اور فارسی جیسی ہمہ گیر زبانوں کی معاونت حاصل ہو وہ دنیا کے ہر علم کو اپنے اندر سمیٹ سکتی ہے ... بحیثیت قوم ہماری صلاحیتیں اس وقت تک مشک بند رہیں گی جب تک ہم غیر ملکی زبانوں میں اپنا مافی الضمیر پیش کرتے رہیں گے -

(ایک طویل مضمون سے اقتباس)